تیری سادگی بھی کمال ہے

شبانہ شوکت

''آؤچ'' سج سج کر مال کی سیڑھیاں چڑھتی مشائم کو اوپر سے دھڑ دھڑ سیڑھیاں اترتے شخص سے ٹکر ہوئی تھی، وہ پلٹ کر پیچھے گرتی کہ امیمہ نے لپک کر اسے تھام لیا تھا۔

''سنبھل کر مشی۔''

''میں سنبھل کر چلوں اور یہ جو اندھے بھینسے کی طرح آ کر ٹکرائے ہیں، ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟'' وہ اسی پر الٹ پڑی تھی۔

''I am so sorry ma,m''

اس نے معذرت خواہانہ ہاتھ اٹھائے، مشائم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر ساکت رہ گئی تھی، یہی کیفیت امیمہ کی بھی تھی، مقابل تھا ہی ایسا پیارا کہ دونوں سحر زدہ انداز میں اسے دیکھتی رہ گئیں تھیں، وہ بڑی دلکشی سے مسکرایا تھا، غالباً ان کا خود کو دیکھ کر ساکت ہونا بھانپ گیا تھا۔

ناولٹ

''میں دوبارہ معذرت چاہتا ہوں۔''

''نہیں ٹھیک ہے، ہو جاتا ہے ایسا۔'' مشائم کی آواز میں خود بخود نرمی اتر آئی تھی، وہ ایک بار پھر مسکرایا تھا اور ہاتھ الوداعی انداز میں ہلا کر باقی سیڑھیاں تیزی سے اتر گیا تھا، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے مڑ کر دیکھتی رہیں۔

''چلیں۔'' امیمہ نے مشائم کو متوجہ کیا، وہ سر ہلاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

☆☆☆

''ہائے نام ہی پوچھ لیتی اس شاندار بندے کا۔'' مشائم کو رہ رہ کر تاسف ہو رہا تھا، امیمہ کو ہنسی آ گئی۔

''چلو اب تو جو ہو گیا سو ہو گیا، پھر سہی۔'' مشائم اچھل پڑی۔

''پھر سہی، کیا پھر سہی، پھر کہاں ملے گا وہ۔''

''یار کہیں نہ کہیں، کبھی نہ کبھی تو ملے گا ہی

http://primenovels.blogspot.com/

نا۔" امیمہ نے تسلی دی، مشائم کو تشفی تو نہیں ہوئی مگر امید بندھی "May be" وہ بڑبڑائی، ویسے اسے کیا کمی تھی، اتنے فرینڈز تھے، اتنے فینز تھے، چاہنے والے، اس کی نظر التفات کے منتظر، پر بس دل ہی تو تھا، کہیں بھی، کسی پر بھی آ جائے، وہ ٹاپ کلاس ماڈل تھی سپر ماڈل، ملک اور بیرون ملک فیشن شوز ہوتے جن میں اس کا سب سے اہم حصہ ہوتا، فیشن شوٹ، میگزین شوٹ کرواتی، ابھی بھی وہ دوبئی میں ایک فیشن شو کے لئے ہی آئی تھی، اب جاتے جاتے شاپنگ کرنے آئی تو یہ خوبصورت حادثہ پیش آ گیا، ٹھنڈی آہ بھر کر وہ کافی پینے لگی اور امیمہ اس کا سامان پیک کرتی رہی وہ اس بار امیمہ کو ساتھ لائی تھی تو یہ فالتو کام کروانے کی سہولت ہو گئی تھی، پاکستان میں، گھر میں اتنے ملازمین تھے کہ اسے کبھی امیمہ کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی، اس کے والد کی اپنی بزنس ایمپائر تھی اور وہ اسے مزید بڑھانے کے چکر میں ہلکان رہتے تھے، مشائم کا ایک بھائی تھا بلال جو آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کر کے جاب کر رہا تھا والد کے احتجاج کے باوجود، وہ تنہا اس بزنس کو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہے تھے اور بیٹا بجائے ان کا بازو بننے کے پرائی نوکری کر رہا تھا۔

"پلیز ڈیڈ، کچھ عرصہ Experience حاصل کر لوں، پھر تو پاکستان آنا ہی ہے، بزنس کو دیکھنا ہے، آپ کے اور مام کے ساتھ رہنا ہے، آپ کے ساتھ کو انجوائے کرنا ہے، اب اس وقت مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔" امیمہ اس کے ڈیڈ جلال خان کی کزن کی بیٹی تھی، اس کی والدہ کی بریسٹ کینسر میں ڈیتھ کے بعد اس کے والد نے دوسری شادی کر لی اور دوسری بیوی سمیت سعودیہ شفٹ ہو گئے، ان کی جاب وہیں تھی، امیمہ کو نانی اور بیوہ خالہ نے سنبھالا، نانی کے انتقال پر جلال وہاں تعزیت کے لئے آئے تو حلیمہ خالہ، جنہیں وہ حلیمہ آپا کہتے تھے اور امیمہ کو اپنے ساتھ ہی لے آئے، انجم جلال (مشائم کی والدہ) نے بھی کوئی تعرض نہیں کیا۔

یوں زندگی بسر ہونے لگی، وہ دونوں انیکسی میں رہتی تھیں، جلال ایک معقول رقم حلیمہ کے ہاتھ پر رکھ دیتے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو، جس میں امیمہ کی پڑھائی کا خرچہ بھی شامل ہوتا، جو ملازمین کی فوج ان کے گھر کام کرتی تھی، اسی میں سے دو خواتین جنت اور زینت آ کر کپڑے، برتن اور صفائی کر جاتی تھیں، حلیمہ ان سب کے لئے انجم اور جلال کی بہت مشکور تھیں، امیمہ نے ایم اے اکنامکس کر لیا تھا اور اب مختلف جگہوں پر جاب کے لئے اپلائی کر کے کال لیٹر کے انتظار میں مشائم کے ساتھ ٹائم پاس کر رہی تھی، ویسے تو مشائم بہت بزی رہتی تھی مگر جب فرصت میں ہوتی تو امیمہ کو بلا کر اس کے ساتھ خوب گپ شپ لگاتی، اپنی شاپنگ دکھاتی، مل کر دونوں مووی دیکھتیں، پر صرف تب جب مشائم کو فرصت ہوتی۔

☆☆☆

"کتنی دیر ہو گئی، کب بلائیں گے، میں تو بیٹھی بیٹھی بھی اکڑ گئی ہوں۔" امیمہ نے کوفت سے سوچا، وہ انٹرویو دینے آئی تھی اور اب طویل انتظار کے صبر آزما مرحلے سے گزر رہی تھی، اس نے بے چینی سے اردگرد دیکھا، جہاں اور بھی لڑکیاں انتظار میں بیٹھی تھیں، کوئی اپنے سیل فون پر مصروف تھی تو کوئی میگزین دیکھ رہی تھی، کافی دیر بعد کہیں جا کر اس کا نمبر آیا، وہ اپنے آپ کو خود ہی پک اپ کرتی اندر داخل ہوئی، وہاں ایک بڑی ٹیبل کے پیچھے تین مرد موجود تھے، دونوں ادھیڑ عمر تھے، تیسرا نوجوان کو دیکھ کر وہ تو چکرا ہی گئی، ... تو وہی تھا جو مشائم سے شاپنگ مال کی سیڑھیوں پر ٹکرایا تھا اور وہ کتنے دن اسے سوچ سوچ کر ٹھنڈی آہیں بھرتی رہی تھی، ہائے کتنا اچھا موقع ہے کہ اس سے تھوڑی سی جان پہچان بنا کر اس کا کانٹیکٹ نمبر ہی لے لوں تو مشی کتنی خوش ہو گی، اس کے لئے پہلے تو خوش خلقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے، تاکہ جواباً وہ بھی اچھا امپریشن دے، وہ اسے بطور خاص دیکھتے ہوئے بڑے دل سے مسکرائی تھی، وہ اچنبھے میں گھرا اسے گھورنے لگا۔

"یہ کس لئے اتنی فری ہو رہی ہے۔" چور نظروں سے ساتھی حضرات کو دیکھا جو پہلے تو مارے حیرت کے ساکت ہی رہ گئے تھے اور اب پہلے نووارد لڑکی کو (جو بلاشبہ بہت خوبصورت تھی، گولڈن براؤن بڑی بڑی سوئی، جاگی آنکھیں (غلافی) گوری رنگت، تیکھے نقوش اور گولڈن براؤن بال اور کھلتے رنگوں کے لباس میں یوں مسکراتی بہت ہی پیاری لگ رہی تھی) پھر اسے دیکھا، جس کے چہرے سے ناگواری ظاہر ہو رہی تھی

"تشریف رکھئے۔" کھردرے لہجے میں اسے مخاطب کیا، وہ جلدی سے بیٹھ گئی، مسکراہٹ البتہ بجھ سی گئی تھی۔

(بڑا روکھا بندہ ہے، بس شکل ہی پیاری ہے) وہ تینوں باری باری بڑے پروفیشنل انداز میں اس سے سوال پوچھنے لگے اور وہ اعتماد سے جواب دیتی رہی، جب انٹرویو ختم ہوا تو وہ باہر آ کر ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی تھی، اسے اس نوجوان کا انتظار تھا، جس کے لئے مشائم بے قرار تھی، تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد جب ساری لڑکیاں چلی گئیں تو وہ کمرے سے باہر آیا تھا اور وہ جو بھوک اور تھکن سے نڈھال ہو رہی تھی، اسے دیکھتے ہی چاق و چوبند ہو کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"ایکسکیوز می سر! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟" وہ تو حیرت سے متجسس ہی ہو گیا تھا۔

(یہ ابھی تک یہیں ہے)

"آپ کو یاد ہو گا، میں اور میری کزن دوبئی میں آپ سے شاپنگ مال کی سیڑھیوں پر ملے تھے، ایکچوئلی آپ کی ٹکر ہو گئی تھی، میری کزن کے ساتھ تو......" وہ جلدی جلدی بتانا چاہ رہی تھی۔

"اوہ۔" اسے یاد آ گیا۔

"اچھا تو وہ ہی آپ؟"

"جی جی۔" وہ ایسی خوش ہوئی جیسے ہفت اقلیم کی دولت اسے مل گئی ہو۔

"یہ یاد دہانی آپ اپنی سفارش کے لئے......"

"نو، نو سر، ایسی کوئی بات نہیں ہے، مجھ میں ٹیلنٹ ہو گا تو جاب مجھے ضرور ملے گی، میں تو بس آپ سے آپ کا فون نمبر لینا چاہ رہی تھی۔" اس نے کچھ زیادہ ہی بے صبری کا مظاہرہ کر دیا تھا، مقابل کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک پھیل گئی تھیں۔

"وہ سر! وہ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ...... وہ میں بس یونہی۔" اس کی عقل جواب دے گئی کہ وہ اس سے فون نمبر مانگنے کی کیا توجیہہ بتائے۔

"میں ہر کسی کو اپنا نمبر نہیں دیتا اور آپ اپنے انٹرویو کے رزلٹ کا انتظار کریں۔" وہ رکھائی سے کہتا وہاں سے چلا گیا، وہ مارے شرمندگی و خجالت کے وہیں جمی رہ گئی تھی۔

☆☆☆

مشائم کو ڈیزائنر لان کی ماڈلنگ کرنی تھی، سو وہ شوٹ کی تیاری میں تھی، امیمہ کو تو اس کا کھانا پینا دیکھ کر ہنسی آتی تھی، انرجی ڈرنکس، اسکمڈ ملک اور سلاد، فروٹ، بہت ہوا تو ابلے ہوئے چائنیز

http://primenovels.blogspot.com/

کھانے کھالئے، جم جانا تو ایسا ضروری تھا جیسے سانس لینا، روزانہ اپنا وزن کرتی کہ غلطی سے بڑھ تو نہیں گیا، آئینے کے سامنے گھوم پھر کر ہر زاویے سے اپنے آپ کو چیک کرتی، کہیں انچ بھر گوشت بڑھ تو نہیں گیا، پھر مطمئن ہو کر ایک سائیڈ پر بیٹھ کر اپنے ہاتھوں، پیروں کو چیک کرنے لگتی، وہ اپنا سارا وقت اپنی ذات پر خرچ کرتی تھی۔

امیمہ نے اسے بھنک بھی نہیں پڑنے دی کہ وہ ہینڈسم مین اسے ملا تھا ورنہ وہ تو پنجے جھاڑ کر پیچھے ہی پڑ جاتی، جبکہ امیمہ پہلے ہی بہت شرمندہ ہو چکی تھی اور مزید ہونے کے موڈ میں نہیں تھی، مشائم کی شوٹنگ ہوٹل کے سوئمنگ پول کے کنارے ہونی تھی، وہ امیمہ کو بھی ساتھ لے آئی تھی، شوٹ شروع ہوا، امیمہ کچھ دیر اسے پوز دیتے دیکھتی رہی پھر ٹہلتی ہوئی دوسری طرف چلی آئی، کچھ آگے بڑھی تو چونک گئی، وہاں وہی نوجوان کھڑا فون پر بات کر رہا تھا، وہ بھی اسے دیکھ کر چونکا تھا۔

''جی فرمایئے؟'' تیکھے چتون سے پوچھا۔

''کچھ نہیں، میں تو یونہی اس طرف آ گئی، مجھے کیا معلوم آپ یہاں ہیں۔'' اس نے بھی بے رخی سے جواب دیا۔

''لڑکوں کو تو لڑکیوں سے زبردستی فرینک ہوتے دیکھا ہے مگر کسی لڑکی کا یوں فری ہونا کچھ عجیب سا لگتا ہے۔''

''میں تو کوئی فری نہیں ہو رہی، بڑی خوش فہمی ہے آپ کو۔'' وہ جل کر بولی، وہ ہنس پڑا۔

''چلیں یہی سہی، میرا فون نمبر کیوں چاہیے تھا آپ کو، یہ تو بتا دیں۔'' اب وہ کیا بتاتی، چپ سی ہو گئی، وہ مسکرایا۔

''چلیں آئیں، کوئی چائے، کافی لیں۔''

''نہیں شکریہ، میں یہاں اپنی کزن کے ساتھ آئی ہوں۔''

''وہی کزن، سیڑھیوں والی؟'' اس نے ابرو اچکا کر پوچھا، امیمہ کھل اٹھی۔

''یعنی اسے یاد ہے مشائم، وہ بھولنے والی چیز بھی تو نہیں۔''

''جی جی وہی، آپ ملیں گے اس سے؟'' اس نے کچھ سوچا، پھر کندھے اچکائے۔

''چلیں مل لیتے ہیں۔'' وہ بڑے فخر سے اسے ساتھ لئے مشائم کے پاس آئی تھی، وہ شوٹ ختم کر کے ایک کرسی پر بیٹھی نزاکت سے جوس سپ کر رہی تھی۔

''مشی دیکھو تو وہی، وہ جو......'' وہ آئی تو بڑے جوش سے تھی مگر اٹک گئی، اسے اس کا نام تک معلوم نہیں تھا، مشائم سے کیا کہہ کر تعارف کرواتی، بس پیچھے اشارہ کر کے رہ گئی، مشائم اس نوجوان کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ہائے آئی ایم مشائم جلال۔'' بڑے اسٹائل سے ہاتھ بڑھایا۔

''ہیلو آئی ایم میشم زعیم۔'' اس نے مسکراتے ہوئے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما۔

''آہ۔'' امیمہ نے آنکھیں بند کر کے سکون کی سانس لی تھی، کس قدر خوشگوار منظر تھا، وہ دونوں یعنی مشائم اور میشم ایک دوسرے کے آمنے سامنے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے، بالآخر وہ اپنے ''نیک مقصد'' میں کامیاب ہوئی، یعنی مشائم کے آگے سرخرو ہو گئی۔

''اوہوں۔'' ہلکی سی کھنکار پر اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔

''میرا نمبر اگر آپ نوٹ کرنا چاہیں تو۔'' وہ اس کے بالکل پاس کھڑا بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

''جی جی انکل۔'' اس نے جلدی سے بیگ سے سیل فون نکالا اور اس کا نمبر سیو کر لیا۔

''تھینکس۔''

''اوکے، اب میں چلتا ہوں بائے۔'' وہ مسکرا کر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

☆☆☆

وہ بے یقینی سے اپائنٹ منٹ لیٹر کو دیکھ رہی تھی، یعنی اس جاب مل گئی تھی، میشم زعیم کی پرسنل سیکرٹری کی جاب، اس کے آفس میں، جہاں وہ روزانہ اس سے نہ صرف مل سکے گی، بلکہ اسے اور مشائم کو قریب لانے کے لئے جو بن پڑا وہ کرے گی، اس کا فون نمبر اس نے مشائم کو دے دیا تھا، اس نے میشم کو فون کیا یا نہیں، امیمہ کو خبر نہیں تھی، اپنی جاب کا بھی اس نے مشائم کو بتایا تھا اور اس نے کسی خاص رد عمل کا مظاہرہ نہیں کیا تھا، بس عام سے لہجے میں اسے اطلاع دی تھی۔

''میشم کے فادر زعیم خان ڈیڈ کے بہت اچھے دوستوں میں سے ہیں۔'' وہ بھونچکا رہ گئی۔

''تمہیں کیسے پتا چلا؟''

''یونہی ڈیڈ سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا۔'' وہ لاپرواہی سے کہہ کر بالوں میں برش چلانے لگی، امیمہ نے عقیدت سے سر ہلایا۔

''واقعی ایسا ہو سکتا ہے، انکل کے دوست احباب کا سلسلہ تو نجانے کہاں تک پھیلا ہوا ہے۔''

''تو تم نے اپنے دل کی بات بتا دی انکل کو؟'' اس نے اشتیاق سے پوچھا، مشائم نے سر جھٹکا۔

''ایسی بھی کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، آہستہ آہستہ مزید ملاقاتیں ہوں، کچھ اس کا مزاج پتا چلے تو ڈیڈ سے بھی بات ہو جائے گی۔'' امیمہ کو اس پر رشک آیا تھا، کتنے تحمل سے وہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرتی تھی اور ایک وہ تھی خود، جو اسے دیکھتے ہی بونگوں کی طرح منہ اٹھا کر اس سے جلد از جلد تعارف حاصل کرنے کی کوشش میں اپنا امپریشن ہی خراب کر بیٹھی تھی۔

☆☆☆

وہ بڑی تندہی اور فرض شناسی سے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہی تھی، اس وقت میشم اسے بلوا کر اپنی ضروری اپائنٹ منٹس لکھوا رہا تھا، جب سارا کام مکمل ہو گیا تو اٹھتے اٹھتے اسے خیال آیا۔

''Excuse me sir آپ کے پاس کسی لڑکی کا فون تو نہیں آیا؟'' میشم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

''کس لڑکی کا؟ کیا کسی لڑکی کا فون آنا چاہیے تھا اور اگر آتا بھی ہے تو اس سے آپ کو کیا دلچسپی ہے؟''

''نہیں سر وہ میں کہنا یہ چاہ رہی تھی۔'' مارے گھبراہٹ کے سب بھول گیا کہ کیا کہنا تھا اور کیا کہنے والی تھی۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جیسے کچھ سوچ رہا ہو پھر یوں بھنویں اچکائیں جیسے سب سمجھ گیا ہو۔

''تو آپ نے جو مجھ سے میرا فون نمبر لیا تھا، وہ کسی اور کو دیا تھا اور غالباً اسی کے فون کا پوچھ رہی ہیں آپ؟''

''اتنا صحیح اندازہ؟'' وہ منہ کھولے ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی، تردید کرتی بھی تو کیسے؟

''ٹھیک ہے آپ میری پرسنل سیکرٹری ہیں لیکن اتنی بھی پرسنل نہیں کہ میرے فون کا بھی حساب رکھنے لگیں۔'' وہ پانی پانی ہو گئی۔

''اٹس اوکے یہ لیں میرا فون اور چیک کر لیں کہ آپ کا مطلوبہ نمبر اس میں موجود ہے یا نہیں۔'' اس نے اپنا مہنگا ترین فون جیب سے

http://primenovels.blogspot.com/

نکال کر اس کے سامنے ٹیبل پر پھینکا۔

''مجھے تو اتنے فون آتے ہیں کہ کچھ یاد نہیں آپ کس کے متعلق پوچھ رہی ہیں۔'' اس کی تو مارے شرمندگی کے ایسی حالت تھی کہ زمین پھٹتی اور وہ اس میں سما جاتی، وہ کچھ دیر اس کے فون اٹھانے کا انتظار کرتا رہا پھر آگے ہو کر اپنا فون اٹھا لیا۔

''Ok you may go now''۔

اسے غالباً اس پر ترس آگیا تھا، وہ تو یوں اس کے آفس سے نکلی جیسے پستول سے گولی، مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ اس کے ہونٹوں پر کیسی خوبصورت مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

☆☆☆

''مشی تم بھی آؤ نا آفس، سر میثم سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور انڈر اسٹینڈنگ بھی ڈیولیٹ ہوگی۔''

''اف امی۔'' اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔

''ایسی فضول بات تم ہی کر سکتی ہو، میں کیا اتنی گئی گزری ہوں کہ اس کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ایسی چیپ حرکتیں کروں، میں تو جس طرف اشارہ کر دوں، وہ اسے ہی اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہے، تم اپنی ایڈوائس رہنے ہی دیا کرو۔''

وہ سچ کہہ رہی تھی مگر امیمہ کہنا چاہتی تھی کہ اس کی یکطرفہ کوششوں کا رزلٹ تو سوائے شرمندگی کے کچھ نہیں آرہا تو وہ کچھ تو خود بھی ہاتھ پیر ہلائے، ابھی بھی اسے مشائم نے ہی بلایا تھا، جس ڈیزائنر لان کی اس نے ماڈلنگ کی تھی، انہوں نے وہ سارے پہنے ہوئے کپڑے اسے دے دیئے تھے اور وہ کب ایسے دوپٹہ والے کپڑے پہنتی تھی سو اس نے سب اٹھا کر امیمہ کو دے دیئے تھے، اتنے مہنگے سوٹ اور بہترین ٹیلرز کے سلے ہوئے، اس کی تو خوشی سے باچھیں ہی چرچرا گئی تھیں، آفس جانے کے لئے تو ایک سے ایک لباس درکار تھا، وہ کھول کھول کر سارے سوٹ دیکھنے لگی۔

''ہائے ان میں زیادہ تر کی تو آستین ہی نہیں ہیں۔''

''تو لگوا لو، خالہ کو بولو، وہ کپڑا لا کر لگا دیں گی۔'' وہ سارے سوٹ خالہ کے پاس لے آئی، انہوں نے تسلی دی کہ وہ اسے آستین بنا دیں گی، اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

☆☆☆

میثم کے آفس میں اس کے دو دوست آئے ہوئے تھے، کافی دیر سے تینوں کی محفل جمی ہوئی تھی، وہ اپنی معمول کی ڈکٹیشن لینے اندر گئی تو ان کا بھی تعارف حاصل ہوا، ریان اور عزین، دونوں ہی بڑھے ہینڈسم تھے اور خاص طور پر ان دونوں کی آنکھیں بھی میثم کو ہی طرح بہت خوبصورت تھیں۔

''اللہ، تینوں کی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں۔'' اس کے با آواز بلند تبصرے نے تینوں کو چونکا دیا تھا۔

''جی کیا فرمایا آپ نے؟ کس کے متعلق؟'' عزین تھوڑا سا اس کی طرف جھکا، وہ ناگواری سے پیچھے ہوئی۔

''میں نے تو کچھ نہیں کہا؟'' یعنی میڈم اپنے تبصرے سے خود ہی بے نیاز تھیں، عزین اور ریان نے میثم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا، اس نے کندھے اچکا کر اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

''آپ نے ہم تینوں کی آنکھوں کی تعریف کی ہے۔'' ریان نے مسکراہٹ دبا کر کہا، امیمہ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے اتنی پھیل گئیں کہ دگنے سائز کی ہو گئیں۔

''میں نے تو سوچا تھا۔''

''اور با آواز بلند سوچا تھا۔'' میثم نے طنز کیا۔

''اوہ سوری، غلطی ہو گئی۔'' اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

''ہماری تعریف کرنے کو آپ غلطی کہہ رہی ہیں، یہ تو زیادتی ہے آپ کی۔'' ریان کے لہجے میں شرارت ٹپک رہی تھی۔

''اور یہ غلطی آپ کرتی رہا کریں، یقین مانیں ایک خوبصورت لڑکی کے منہ سے اپنی بے ساختہ تعریف سن کر ہمارا کلو دو کلو تو خون ضرور ہی بڑھا ہے۔'' عزین کے کہنے پر اسے شرم آگئی وہ اٹھ گئی۔

''میں جا سکتی ہوں سر؟'' اس نے سر ہلا کر اجازت دی، وہ تیزی سے باہر آگئی تھی، مگر پھر بھی ان کے ہنسنے کی آواز اس نے سن لی تھی اور اپنی سیٹ پر بیٹھنے تک وہ پسینہ پسینہ ہو گئی تھی۔

☆☆☆

جلال انکل کو بہت بڑی کوئی کامیابی ملی تھی اور انہوں نے اس سلسلے میں ایک پارٹی ارینج کی تھی گھر پر ہی، اب انعم اور جلال کا اپنا حلقہ احباب ہی اتنا بڑا تھا پھر مشائم کے شوبز کے اسٹارز اف پارٹی جگمگا اٹھی تھی، مشائم کی ہم عصر ماڈلز، جن کی برائیاں کرتے، مشائم کا منہ تھکتا نہیں تھا، ان کے ساتھ اب وہ کیسے کھلکھلا رہی تھی، امیمہ دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی، پروفیشنل جیلسی تھی نا جو اس سے ان کی برائیاں کرواتی تھی۔

''میثم سے ملی ہو تم؟'' وہ اپنی نگرانی میں سب مہمانوں کو جوس سرو کروا رہی تھی، جب مشائم نے پاس آکر یہ دھماکہ کیا تھا، اس غریب کے لئے تو دھماکہ ہی تھا تبھی تو وہ اچھل پڑی۔

''کک...... کہاں ہیں، سر میثم کہاں ہیں؟ کیا وہ بھی آئے ہیں؟''

''وہ لان کے دائیں کونے میں ڈیڈ کے ساتھ۔'' مشائم کی نشاندہی پر وہ گرتی پڑتی وہاں پہنچی تھی اور دل تھام کر رہ گئی تھی۔

''ہائے کتنا پیارا لگ رہا تھا بلیک سوٹ میں، مشائم کی قسمت میں دنیا کی ہر اچھی چیز کیوں ہوتی ہے۔'' امیمہ نے پہلے ایک طویل ٹھنڈی سانس لی پھر اسے سلام کیا تھا۔

''امی بیٹا تم ذرا یہاں رکو، میثم کو کمپنی دو، میں ابھی آیا۔'' جلال کسی کو دیکھ کر ویو کرتے تیزی سے وہاں سے چلے گئے، وہ خواہ مخواہ اسے دیکھ کر مسکرائی، میثم نے ہونٹوں کو یوں سکوڑا جیسے مسکراہٹ چھپائی ہو۔

''آپ کو کچھ چاہیے سر؟''

''مثلاً کیا دے سکتی ہیں آپ؟'' لہجہ تو سادہ ہی تھا پر وہ پتا نہیں کیوں کنفیوز ہو گئی تھی۔

''وہ سر! میں کہنا چاہ رہی تھی کولڈ ڈرنک یا جوس وغیرہ۔'' اس نے بولنے کے بجائے ایپل جوس کا گلاس اس کی آنکھوں کے عین سامنے لہرایا، کنفیوز تو وہ پہلے ہی تھی اب تو حالت ہی غیر ہو گئی تھی، کچھ دیر خاموشی چھائی رہی، پھر ہمت کر کے اسی نے مخاطب کیا تھا۔

''آپ میری کزن سے ملے سر؟''

''آپ کی کزن، مشائم جلال؟'' ابرو اٹھایا، امیمہ کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے بھی ہاں میں جواب دیا۔

''ہاں ابھی یہیں تھیں وہ۔''

''کتنی پیاری ہے نا وہ، جہاں موجود ہو، وہاں روشنی ہی روشنی ہو جاتی ہے ایکدم دل خوش ہو جاتا ہے اسے دیکھ کر۔''

''کس کا؟'' بڑے رسان سے پوچھا تھا اس نے اور وہ ہکا بکا رہ گئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

''کس کا کیا مطلب؟ سب کا سر۔''

''یہ تو کوئی اچھی بات نہیں، عورت تو ریزرو ہی اچھی لگتی ہے نہ کہ سب کا دل خوش کرنے والی۔'' اس نے ٹکر توڑ جواب دیا۔

''تو ثابت ہوا کہ سر میثم کی کیمسٹری امیمہ سے تو کم از کم بالکل نہیں ملتی تھی، ورنہ کسی بات میں تو اس کی تائید کرتے، یہاں تو سیدھی بات کا بھی الٹا جواب۔'' پر وہ ہمت ہارنے والی تو ہرگز نہیں تھی۔

''نہیں سر وہ ایسی تو نہیں، وہ تو......''

''وہ جیسی بھی ہیں، مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں۔'' وہ قطعی لہجے میں بات ختم کرنے کے لئے ہاتھ اٹھا کر بولا تو وہ روہانسی ہی ہو گئی۔

''ایسے تو نہ کہیں سر، وہ اتنی اچھی ہے کہ......''

''مس امیمہ!'' بڑے ٹھنڈے لہجے میں اسے ٹوکا تھا۔

''آپ کو دوسروں کی تعریفیں کرنے بلکہ کرتے رہنے کا اتنا شوق کیوں ہے آخر۔''

''دوسروں کی تو نہیں، یہ تو میری اپنی کزن ہے۔''

''خیر میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن شاید یہ آپ کا اسٹائل ہے کہ دوسروں کی تعریف کر کے اصل میں آپ خود کو اچھا ثابت کرنا چاہتی ہیں، جو بھی ہے، میں اب چلتا ہوں، مجھے ایک اور جگہ بھی جانا ہے، میں جلال صاحب کو بتا دوں اور آپ کو بھی ایک بات بتا دوں کہ۔'' وہ اس کے قریب آ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بہت آہستگی سے گویا ہوا۔

''آپ یوں تیار ہو کر بہت اچھی لگ رہی ہیں۔'' وہ پلٹ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا اور وہ خواب کی سی کیفیت میں گھری گھری رہ گئی تھی، چاروں طرف ایک ہی آواز کی گونج تھی۔

''آپ بہت اچھی لگ رہی ہیں۔''

☆☆☆

صد شکر کہ دوسرے دن اتوار تھا ورنہ اس کے لئے تو سر میثم کا سامنا کرنا بہت مشکل ہوتا، تیسرے دن وہ خود پر کافی حد تک قابو پا چکی تھی، وہ آیا، اسے معمول کے مطابق طلب کیا، وہ ہمت کر کے اندر آئی، سلام کر کے سامنے بیٹھ گئی، وہ تو ویسے ہی تھا ہمیشہ کی طرح سنجیدہ، کچھ دیر اس سے ڈسکس کرنے کے بعد اطلاع دی۔

''میں ایک ہفتے کے لئے سنگاپور جا رہا ہوں، میرے پیچھے مکرم صاحب لک آفٹر کریں گے تو آپ بھی مکرم صاحب کو اسسٹ کریں گی، ڈیڈ بھی آتے رہیں گے لیکن چارج سارا مکرم صاحب کے پاس ہوگا۔''

''جی سر!'' وہ اجازت لے کر اپنے کیبن میں آ گئی، اس نے یونہی اس رات اس کی ذرا سی تعریف کر دی اور وہ معاملہ کہیں کا کہیں لے گئی، اب اندر کہیں تھوڑی سی مایوسی ہوئی تھی اس کے روکھے رویے پر۔

زعیم صاحب، میثم کے سنگاپور جانے کے دو دن بعد آئے تھے، بہت زبردست پرسنالٹی کے مالک، میثم کے والد کو ایسا تو ہونا ہی چاہیے تھا، وہ مکرم صاحب سے ڈکٹیشن لے رہی تھی، زعیم صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے مختلف فائلیں دیکھ رہے تھے، جب ہنگامی طور پر عزین کی آمد ہوئی تھی۔

''اف......اف......اف میں تو اکیلا شدید بور ہو گیا ہوں، مومی کا بچہ رونی کو بھی ساتھ لے گیا، اب میں تنہا کیا کروں۔''

''تو تم بھی چلے جاتے ساتھ، کیوں اکیلے رہے پیچھے۔'' زعیم مسکرائے، نظر ابھی بھی سامنے موجود فائل پر تھی۔

''میری ماما مجھے باہر جانے سے منع کرتی ہیں۔'' اس نے منہ بسورا، زعیم صاحب کھلکھلائے۔

''تو انہیں بتاؤ کہ میں اب بڑا ہو گیا ہوں، باہر جا سکتا ہوں۔''

''انہیں یقین ہی نہیں آتا۔'' اس نے بے بسی سے ہاتھ پھیلائے۔

''تو کیا کیا جائے انہیں یہ یقین دلانے کے لئے کہ عزین میاں بڑے ہو گئے ہیں، ہوں۔'' انہوں نے سوچنے کی اداکاری کی، پھر چند لمحوں بعد چٹکی بجائی۔

''گڈ آئیڈیا تمہاری شادی کی بات نہ چلائی جائے۔''

''فی الحال تو ان کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے لیکن یہ ضرور فرماتی ہیں کہ میری شادی یہیں اسی شہر میں کروائیں گی کہ مجھے بیوی کے ساتھ دور نہ جانا پڑے۔''

''اچھی اپروچ ہے بھابھی کی، میرا خیال ہے ہمیں بھی مومی کے لئے ایسا ہی سوچنا چاہیے۔''

''اگر وہ آپ کی سوچ کے مطابق چلا تو۔'' وہ خاصا منہ پھٹ تھا، زعیم ایک بار پھر ہنس پڑے تھے، مکرم صاحب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تھی، وہ خاموشی سے بیٹھی تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

''آپ کو ہنسنے مسکرانے کا ٹیکس دینا پڑتا ہے؟'' وہ اچانک اس سے مخاطب ہوا تھا، وہ گڑبڑا گئی۔

''نہیں تو۔''

[illegible] بعد میں ہنستی ہوں گی۔'' اس نے [illegible] صاحب بھی زور سے ہنسے تھے، امیمہ کو تو خاک سمجھ نہیں آئی کہ اتنا ہنسنے کی کیا بات ہے۔

''ویسے یہ مومی کی بہت بڑی زیادتی ہے کہ ان کے آفس میں ہنسنے مسکرانے پر پابندی لگائی ہوئی اور ان کی Loyality دیکھیں، یہ اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کی نافرمانی نہیں کر رہیں۔''

''بہت اچھی سیکرٹری ہیں یہ ماشاء اللہ۔''

''Enough yaar۔'' زعیم نے ہنستے ہوئے تنبیہ کی تھی۔

''مائنڈ بھی کر سکتی ہیں۔'' آنکھوں سے امیمہ کی طرف اشارہ کیا۔

''مائنڈ ہوگا تو مائنڈ کریں گی نا۔'' وہ بڑبڑایا۔

''میں جاؤں سر۔'' وہ ساری باتوں سے بے نیاز مکرم صاحب سے اجازت لے رہی تھی اور ان کے اجازت دینے پر تیزی سے باہر آ گئی تھی۔

☆☆☆

راحت فتح علی خان کی شام غزل منائی جا رہی تھی، میثم، ریان اور عزین جا رہے تھے، امیمہ کو شگفتہ نے بتایا تھا، عین چھٹی کے ٹائم اسے میثم نے طلب کیا تھا اور بغیر کوئی تمہید باندھے پوچھا تھا۔

''آپ چلیں گی شام غزل میں؟''

''میں سر؟'' وہ حیرت کی زیادتی سے کرسی پر بیٹھنا ہی بھول گئی تھی۔

''جی آپ اور تو کوئی نہیں ہے یہاں۔'' ٹھنڈے لہجے میں طنز کیا گیا تھا۔

''میں کیسے جاؤں گی؟'' اس کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا۔

''میرے ساتھ جا رہی ہیں ہم تینوں کے [illegible]

http://primenovels.blogspot.com/

ساتھ۔''

''میں ایک اکیلی لڑکی ''خوفناک حقیقت'' کی طرف اشارہ کیا تھا مگر میثم کیا منہ کیوں اتنا سرخ ہوگیا تھا یہ سمجھ نہیں آئی، وہ اپنی جگہ سے اس کے پاس آگیا۔

''آپ کے خیال میں ہم تینوں کس قسم کے لڑکے ہیں۔'' لڑکے پر زور دیا تھا۔

''وہ، میرے کہنے کا مطلب ہے میری تو کوئی کمپنی ہی نہیں ہوگی۔'' اب بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

''تو کمپنی کا کام بھی کیا ہے وہاں، جسٹ غزلیں سننی ہیں۔''

''تو آپ اپنے دوستوں کو کیوں لے جا رہے ہیں؟'' ہارے خفگی سے منہ سے پھسلا تھا۔

''کیونکہ وہ ہم تینوں کا فیورٹ سنگر ہے۔'' اس نے چبا چبا کر کہا۔

''فیورٹ تو میرا بھی ہے پر خالہ پتا نہیں اجازت دیں یا نہیں۔'' اس بار وہ منمنائی تھی۔

''تو آپ ان سے پوچھ لیں۔''

خلاف توقع خالہ فوراً مان گئیں۔

''مشائم بھی ہے وہاں، اسی کے ساتھ آ جانا۔'' سو وہ تینوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی، ریان ڈرائیونگ سیٹ پر، عزین فرنٹ سیٹ پر اور میثم پچھلی سیٹ پر امیمہ سے قدرے فاصلے پر بیٹھا تھا، گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی عزین اسٹارٹ ہو گیا تھا۔

''لوگوں کی قسمت دیکھو، من چاہی ہستیاں پہلو میں لئے بیٹھے ہیں اور ایک ہم ہیں صنف کرخت ہی پہلو میں ملتی ہے۔''

''جیسا منہ، ویسی چپیڑ۔'' جواب ریان نے دیا تھا۔

''تو پتا ہے کس ہے ... تو

کون سا کسی حسینہ کے پہلو میں موجود ہے۔''

''ہاہاہا۔'' ریان کا قہقہہ کار میں گونج اٹھا۔

''اپنے بارے میں ایسے ریمارکس مسٹر عزین ہی دے سکتے ہیں۔'' عزین اور میثم دونوں ہنس پڑے تھے، ایکدم عزین نے مڑ کر امیمہ کو دیکھا، وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

''خیر سے یہ ٹریک ریکارڈ Contineouse چلا آرہا ہے، جب سب ہنستے ہیں تو یہ مسکراتی تک نہیں میں تو سمجھا تھا کہ یہ پابندی آفس تک ہے پر یہ تو یہاں بھی۔'' اس نے افسوس سے سر ہلایا، وہ دونوں پھر سے ہنس دیے، امیمہ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

''انہیں اتنی ہنسی کیوں آتی ہے؟'' وہ گاڑی سے اترے تو میثم نے اس کے قریب آکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا، امیمہ کو کرنٹ لگا تھا، اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر اس کی گرفت مضبوط تھی، وہ اتنی بے نیازی سے سامنے دیکھتا ہوا چل رہا تھا جیسے یہ اس کا معمول ہو، اسی طرح وہ اسے لئے ہال میں چلا آیا، شوبز کے بڑے بڑے اسٹارز آئے ہوئے تھے، مشائم بھی انہی کے ساتھ موجود تھی، امیمہ نے اسے متوجہ کرنے کی اپنی سی کوشش کی تو مگر اس نے دیکھا ہی نہیں، میثم اسے ایک سائیڈ پر بٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا، ریان اور عزین، میثم کے برابر میں بیٹھ گئے تھے، وہ سمٹ سی گئی تھی، تین غزلوں کے بعد ہاف کا بریک لیا گیا تو مشائم اٹھ کر اپنی ایک ساتھی اسٹار کے ساتھ چلی بھی گئی، امیمہ نے بھی اٹھنا چاہا تو میثم نے ٹوکا تھا۔

''آپ کیوں اٹھ رہی ہیں؟''

''وہ میری کزن، جا رہی ہے تو میں......''

''آپ میرے ساتھ آئی تھیں ...

ساتھ ہی جائیں گی۔''

''خالہ نے کہا تھا مشائم کے ساتھ واپس آنا۔'' وہ منمنائی تھی۔

''تو انہوں نے آپ سے پوچھا؟ کیسے آپ ان کے ساتھ جا سکتی تھیں۔'' وہ لاجواب ہوگئی، پر بے چینی ایسی تھی کہ دوسرا بریک آتے ہی وہ بول اٹھی۔

''سر مجھے گھر جانا ہے، بہت دیر ہو گئی ہے۔''

''چلیں۔'' وہ اٹھ گیا۔

''میں انہیں ڈراپ کر کے آتا ہوں۔'' ریان اور عزین کو بتا کر وہ اس کے ساتھ باہر آ گیا، اسے شرمندگی سی محسوس ہوئی کہ وہ اس کی خاطر اٹھا ہے۔

''آپ مجھے ٹیکسی کروا دیں میں چلی جاؤں گی۔'' وہ بغیر کوئی جواب دیے گاڑی تک آیا، دروازے کھولے اور اندر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ بھی کر دی، وہ تو پھرتی سے اندر بیٹھی تھی کہ مبادا وہ اکیلا ہی نہ چلا جائے، ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھا، سنجیدہ چہرہ، خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا ہوا۔

''کیا کروں؟ معذرت کروں یوں بیچ میں اٹھ جانے پر یا رہنے دوں؟'' اسی کشمکش میں پھنسی تھی کہ خالہ کی کال آگئی۔

''جی خالہ، آرہی ہوں خالہ۔''

''اس نے تو مجھے دیکھا تک نہیں، پوچھا بھی نہیں تو میں سب کے بیچ میں اٹھ کر کیسے اس کے پاس جاتی؟''

''آ رہی ہوں نا گھر، پھر بات کرتے ہیں۔'' اس نے جھلا کر کہا اور فون بند کر دیا۔

''کچھ کھانا پینا ہے؟'' میثم نے اپنی خاموشی توڑی۔

''نہیں سر کچھ بھی نہیں۔'' پھر وہ خاموش ہی رہا، گھر کے دروازے پر گاڑی رکی اور اس سے قبل کہ وہ گاڑی سے اترتی، گھر کے گیٹ سے بلال باہر آتا نظر آیا۔

''اوہ ایمی کیسی ہو یار، واؤ سو کیوٹ اینڈ پریٹی گرل۔'' وہ گاڑی کے پاس آیا، وہ بھی نکل آئی تھی اور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''آپ اتنے اچانک؟''

''نہیں اچانک تو نہیں، گھر میں تو سب کو پتا تھا، تمہیں تو میں نے چار سال پہلے دیکھا تھا، اب تو تم بہت خوبصورت ہوگئی ہو۔'' امیمہ کو چہرہ سرخ ہو گیا، اس نے مڑ کر تعارف کروانا چاہا مگر وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا لے گیا۔

''Who is he?''

''میرے باس ہیں سر میثم زعیم۔''

''اتنا ینگ باس؟'' اسے حیرت ہوئی۔

''تو کمپنی ہی ان کے والد کی ہے اور آپ سنائیں کیسے ہیں؟''

''فٹ فاٹ اور تم کیسی ہو، جاب کیسی چل رہی ہے؟'' وہ اس کے ساتھ ہی اندر آ گیا، جس کام سے بھی باہر نکلا تھا، اسے بھول کر، پھر تو لاؤنج میں زبردست محفل جمی رہی تھی رات گئے تک، جس میں مشائم اور خالہ بھی شریک تھیں۔

☆☆☆

''یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ باس کے ساتھ شام غزل میں جایا جائے، یہ تو مشائم کا پتا چلا کہ وہ بھی وہیں ہے تو میں نے تمہیں اجازت دے دی ورنہ یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے، تمہیں زیادہ ہی شوق ہو رہا تھا تو گھر آتیں اور مجھے ساتھ لے جاتیں، مشائم آکر کہنے لگی، مجھے کیا معلوم کہ امیمہ بھی وہاں گئی ہے۔'' حلیمہ خالہ صبح صبح شروع ہو گئیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

''حالانکہ اچھی طرح دیکھ چکی تھی وہ مجھے۔'' وہ جل بھن گئی۔

''اچھا۔'' خالہ کے لہجے میں استعجاب تھا۔

''چلو تم ہی پاس جاکر کہہ دیتیں کہ واپسی پر مجھے بھی لے چلنا، اب بھابھی پتا نہیں کیا سوچیں گی۔''

''اپنی بیٹی تو پتا نہیں کیا کیا کرتی پھرتی ہے، اس کی پرواہ نہیں اور میری ہر بات، ہر حرکت پر نظر ہوتی ہے۔''

''تو بیٹی کے سر پر وہ دونوں موجود ہیں نا اور اس کا بھائی بھی ہے، تمہارے لئے تو بس میں ہی ہوں ایک لولا لنگڑا سہارا۔'' وہ آبدیدہ ہوگئیں تو اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے۔

''ایسے کیوں کہہ رہی ہیں خالہ، میرے لئے تو آپ سب کچھ ہیں۔''

''صحیح کہہ رہی ہوں بیٹا، بچیوں کی عزت تو آبگینے کی طرح ہوتی ہے ذرا سی خراش بھی خدانخواستہ اسے بدنما بنا دیتی ہے، آئندہ یوں فون پر اجازت مت لینا، نہ ہی باس کے ساتھ اس قسم کے پروگرام میں جانے کی ضرورت ہے، بلال بتا رہا تھا کہ بہت ینگ باس ہے تمہارا، تمہیں تو خود دھیان رکھنا چاہئے۔'' اس کا دل چاہا وہ مشائم کے میثم میں انٹرسٹ کا خالہ کو بتا دے، مگر پھر خاموش رہی تھی۔

☆☆☆

مشائم نے اسے بلایا تھا اور نہ صرف اپنی تازہ ترین شاپنگ دکھائی تھی بلکہ اپنے عاشقوں کی فہرست میں ہونے والے نئے اضافے سردار اسید حیات کے متعلق بھی بتاتی رہی کہ وہ کیسے اس پر فدا ہے اور یہ بھی کہ یہ ساری شاپنگ اسی نے کروائی ہے۔

[illegible]

چیز بھی نہیں دلواتا۔'' امیمہ نے ٹھنڈی سانس بھری تھی، چونکہ حسب عادت با آواز بلند اپنی سوچ بیان کی تھی، تو مشائم نے ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالی تھی۔

''یہ منہ اور مسور کی دال۔'' یہ اس کی نظر کہہ رہی تھی۔

''بلال تمہاری بڑی تعریف کر رہا تھا۔''

''ہیں، کب؟'' اسے تو بڑا صدمہ ہوا، ایک تو اس کی تعریف ہوتی ہی کبھی کبھار تھی اور وہ بھی وہ سن نہیں پائی تھی تو صدمہ کیسے نہ ہوتا۔

''دو تین بار کر چکا ہے، ویسے تمہیں بلال کیسا لگتا ہے؟''

''بلال بھائی تو ہیں ہی بہت اچھے، بہت شاندار۔'' اس نے خلوص سے تعریف کی تھی۔

''اور اگر وہ تمہیں پروپوز کرے تو؟'' امیمہ اچھل پڑی۔

''ہرگز نہیں، وہ تو اتنے اچھے ہیں کہ انہیں تو اچھی سے اچھی لڑکی مل سکتی ہے، مجھ میں تو کوئی خاص بات نہیں۔''

مشائم نے سکون کی سانس لی، اسے اس کی اور بلال کی بے تکلفی نے شک میں ڈال دیا تھا، بھائی سے بات کرنے سے پہلے اس نے امیمہ کو چیک کرنا مناسب سمجھا اور ٹھیک ہی رہا، امیمہ سے ہزار دل کی باتیں کر لیتی تھی لیکن اس کا اسٹینڈرڈ اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں تھا کہ وہ اسے بھابھی کے روپ میں قبول کر لیتی۔

☆☆☆

''مس امیمہ آپ ریڈی ہو جائیں ہمیں صرف پانچ منٹ میں یہاں سے نکلنا ہے۔'' میثم نے انٹرکام پر بتایا اور رابطہ ختم کر دیا۔ جلدی جلدی سب سمیٹنے لگی اور ٹھیک پانچ منٹ بعد [illegible]

تھی، کہاں جانا تھا اور کیوں جانا تھا اسے کچھ علم نہیں تھا، وہ آفس کے کچھ ہی دور موجود پارک کے اندر گاڑی لے گیا تھا۔

''آئیں۔'' وہ کچھ حیران سی اس کے ساتھ چلی آئی تھی، ایک سنگی بینچ پر بیٹھ کر اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا، وہ فاصلے پر ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

''مجھے آپ سے ضروری باتیں کرنی تھیں، اس لئے آپ کو یہاں لایا ہوں۔'' اس نے تمہید باندھی۔

''اگر کسی کو کوئی پسند آجائے دوسرے لفظوں میں محبت ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟'' میثم کے سوال پر امیمہ کا دل دھڑکا۔

''اوہ۔ یعنی مشائم کا جادو چل گیا؟''

''فوراً اسے بتا دینا چاہیے بلکہ سیدھے راستے پر چلتے ہوئے پروپوز کر دینا چاہیے۔'' وہ جوش سے بولی تھی۔

''تو میں آپ کو پروپوز کرتا ہوں کیونکہ آپ مجھے بہت اچھی لگنے لگی ہیں Would you mery me۔'' اتنی غیر متوقع بات پر وہ ہکا بکا اس کا منہ دیکھتی رہ گئی تھی۔

''مم...... مجھ سے...... آپ...... کک کیا کہہ رہے ہیں؟'' وہ ہکلا کر رہ گئی، اس بار میثم نے مسکراہٹ چھپانے کا کوئی تردد نہیں کیا تھا۔

''وہی جو آپ نے سنا ہے۔''

''لیکن آپ تو مشی، نہیں بلکہ مشی، وہ آپ سے۔'' وہ اتنی بوکھلا گئی کہ کوئی جملہ بھی ٹھیک سے ادا نہیں کر پا رہی تھی۔

''ریلیکس، جسٹ ریلیکس، آرام سے بات کریں۔''

وہ کیا بات کرتی، اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میثم نے اسے پروپوز کیا ہے، مشائم جیسی [illegible] کو چھوڑ کر اسے امیمہ مسعود جیسی [illegible]

لڑکی کیسے پسند آگئی ہے، اس نے حیرت سے اسے دیکھا، وہ بھی بغور اس کے رنگ بدلتے چہرے ہی کو دیکھ رہا تھا، اس نے تھوک نگل کر حلق تر کیا۔

''ایکچوئلی میں وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ میری کزن کو آپ بہت پسند آئے تھے اور وہ آپ سے کانٹیکٹ کرنا چاہتی تھی، میں نے آپ سے فون نمبر بھی اسی لئے لیا تھا اور میں آپ سے زبردستی فرینک ہونے کی کوشش بھی اسی کے لئے کرتی تھی۔'' اس نے صاف گوئی سے سب بتا دیا تھا مگر جواب میں میثم کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ نے اسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔

''میں ایکدم تو نہیں لیکن رفتہ رفتہ جان گیا تھا کہ آپ کیا چاہ رہی ہیں لیکن دل پر تو کسی کا اختیار نہیں ہے نا کہ اسے زبردستی کسی کو پسند ناپسند کرنے کے لئے مجبور کیا جائے، اب میرے دل کو آپ اچھی لگی ہیں تو میں مشائم کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔''

''وہ مجھ سے بہت ناراض ہو جائے گی۔''

''ہونا تو نہیں چاہیے، بہرحال پھر بھی وہ ایسی کوشش کریں تو انہیں کہیں کہ وہ مجھ سے کانٹیکٹ کریں، میں خود ہی ان سے بات کرلوں گا۔''

''ہاں جیسے وہ مان ہی تو جائے گی نا۔'' اس نے سوچا اور اٹھ گئی۔

''چلیں سر، دیر ہو رہی ہے؟''

''آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، میرے پروپوزل کا؟'' وہ بھی اٹھ گیا تھا۔

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی؟''

''کیوں آپ کو میں پسند نہیں یا کوئی اور؟'' اس نے تڑپ کر میثم کو دیکھا تھا۔

''[illegible]''

http://primenovels.blogspot.com/

''کچھ غلط پوچھ لیا کیا؟'' وہ چپ رہی تھی۔
''میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، آپ اچھی طرح سوچ کر جواب دیں، اگر ہاں میں جواب دیں گی تو میں اپنے پیرنٹس کو آپ کے گھر بھجواؤں گا۔''

امیمہ نے اسے دیکھا، ایسا نوجوان کہ جسے کوئی لڑکی بھی نظر بھر کر دیکھے تو دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو جائیں، جس کے پروپوزل کو ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر ایکسپٹ کرلیا جائے، اس کے بارے میں وہ کیوں تذبذب میں تھی، اس کا جواب تھا نمک حلالی، وہ احسان فراموش نہیں کہلانا چاہتی تھی، اس کے محسن کی بیٹی جس شخص کے عشق میں گرفتار تھی، وہ اس شخص سے شادی کا سوچ بھی کیسے سکتی تھی، وہ چپ چاپ اس کے ساتھ چلتی ہوئی گاڑی میں آبیٹھی تھی۔

☆☆☆

اس نے بہت ڈرتے ڈرتے ہی سہی پر مشائم سے ذکر تو کیا تھا، اس کا تو حیرت سے منہ ہی کھلا رہ گیا تھا۔
''میثم نے تمہیں پروپوز کیا، تمہیں، اوہ مائے گڈنیس، اتنی چیپ چوائس ہے اس کی I couldn,t imagine it۔'' ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔
''Wonderfull yaar۔'' امیمہ شرمندہ سی بیٹھی اسے ہنستے دیکھ رہی تھی۔
''تمہیں میثم کے بارے میں کیا معلوم ہے؟''
''مطلب کیا پتا ہونا چاہیے؟''
''اس کے پیرنٹس کون ہیں، وہ کس فیملی سے بی لانگ کرتا ہے؟''
''مجھے کیسے علم ہوگا؟''
''کس زمانے میں رہ رہی ہو تم امی، جانے دو۔'' اس نے افسوس سے سر جھٹکا۔
''کتنے شاندار ہیں نا سر، پتا نہیں انہیں شہر کے لوگوں بلکہ لڑکیوں سے نفرت کیوں ہے؟''
''بیچارے کو ڈھکی چھپی، گھٹی سمٹائی عورتیں پسند ہیں، جن پر کسی غیر کی نظر نہ پڑی ہو۔''
''عورت کو ڈھکا چھپا ہونا چاہیے نہ کہ سب کا دل خوش کرنے والی۔'' امیمہ کے دماغ میں میثم کا جملہ گونجا، وہ چونکی تھی۔
''تمہیں تو ان کے بارے میں سب پتا ہے۔''
''کسی کو صرف پسند کر لینا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے متعلق ہر اچھی بری بات کا پتا ہونا چاہیے۔'' امیمہ نے توصیف آمیز نظروں سے مشائم کو دیکھا۔
''واقعی یہ سب یہی کر سکتی ہے، ایک میں ہوں جسے انہوں نے پروپوز تک کر دیا پر مجھے ان کے متعلق کچھ معلوم ہی نہیں اور انہوں نے ہو سکتا ہے مشائم کی طرح میرے بارے میں سب معلومات کروالی ہوں، یعنی میری طرف سے ہر طرح مطمئن ہو کر ہی پروپوز کیا ہے مجھے۔'' دل میں کہیں خوشی کی لہر ابھری اور وہ طمانیت سے مسکرائی تھی، مشائم نے چبھتی نگاہ اس کی مسکراہٹ پر ڈالی تھی۔
''تو تم بہت خوش ہو اس کے پروپوز کرنے پر۔''
''پتا نہیں، ابھی میں اپنی فیلنگز سمجھ نہیں پائی۔''
''حالانکہ تم اچھی طرح یہ بات جانتی ہو کہ میں اپنی خواہش سے دستبردار نہیں ہوئی۔'' دھمکی تھی یا دھمکی، وہ خائف ہوگئی۔
''میں نے تو انہیں تمہاری طرف کرنے کی بہت کوشش کی مگر جب تم خود ہی انٹرسٹ نہیں دکھاؤ گی تو صرف میری کوششوں سے وہ کیسے تمہاری طرف متوجہ ہوتے۔''
''تو تمہاری طرف کیسے متوجہ ہو گئے؟'' طنزیہ لہجہ، تیکھے چتون۔
''ظاہر ہے میں سامنے ہوتی ہوں۔'' دل کڑا کر کے اس نے بھی سچ بول دیا تھا، مشائم کے تیور مزید کڑے ہوئے۔
''تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کے آفس میں اس کی ملازم بن جاؤں۔''
''میں نے تو اپنی سی ہر کوشش کر لی کہ وہ تمہیں دیکھیں، تم سے ملیں اور تم سے متاثر ہو جائیں مگر انہوں نے نجانے کیا سمجھا کہ مجھے ہی پروپوز کر ڈالا۔'' اس نے بے بسی سے ہاتھ مسلے تھے۔

''تم نے ابھی جواب تو نہیں دیا نا؟''
''نہیں۔'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔
''دینا بھی نہیں ورنہ شاید اچھا نہ ہو تمہارے لئے۔'' امیمہ کو شک تھا کہ مشائم کو یہ سن کر غصہ آئے گا پر وہ اتنی مشتعل ہو جائے گی، یہ تو اس کے تصور میں بھی نہ تھا۔

☆☆☆

''آپ نے میرے پروپوزل کا جواب نہیں دیا؟'' وہ اس کے آفس میں تھی، جب اس نے سب کاموں سے فارغ ہو کر بڑی تسلی سے اسے مخاطب کیا تھا، وہ اگر یہ سمجھ رہی تھی کہ اس کے جواب نہ دینے پر وہ بھی یہ بات بھلا چکا ہے تو یہ محض اس کی غلط فہمی ہی تھی۔
''دوسرا! میں ایکچوئیلی اپنے کزن بلال بھائی سے انگیجڈ ہوں۔'' اس نے گھڑا ہوا جواب دیا۔
''کب سے انگیجڈ ہیں؟'' بڑا غیر متوقع سوال تھا پر جواب تو دینا تھا۔
''بہت عرصہ ہو گیا۔''
''تو آپ کے ہاں Fiance کو بھائی کہتے ہیں۔'' اس کے استہزائیہ لہجے نے اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے تھے۔
''نہیں سر! وہ تو کہیں بھی نہیں کہا جاتا، مجھے تو بس عادت ہے تو۔''
''تو یہ عادت کسی نے چھڑوائی نہیں؟ یا شادی کے بعد چھوڑیں گی؟'' امیمہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔
''یہ میرا پرسنل میٹر ہے کہ میں کسی کو کیا کہتی ہوں۔'' بے رخی سے کہہ کر اٹھ گئی، وہ مسکراتا ہوا لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا تھا، یعنی کہ کوئی اثر ہی نہیں، وہ جل کر رہ گئی۔

☆☆☆

انہی دنوں میں رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا تھا سو ہر طرح کی روٹین تبدیل ہو گئی تھی، امیمہ اور خالہ روزے رکھ رہی تھیں اور بڑے اہتمام سے رکھ رہی تھیں، خالہ ہی سحری و افطاری تیار کرتی تھیں، امیمہ مقدور بھر مدد کروا دیتی تھی، اس کی تھکاوٹ کے پیش نظر وہ خود ہی منع کر دیتی تھیں، گرمیوں کے طویل اور شدید گرم روزے میں سوائے پیاس کے اور کچھ محسوس بھی نہیں ہوتا تھا، سو خالہ بھی زیادہ تر اسکوائش اور جوس وغیرہ ہی بناتی تھیں، دونوں مل کر نمازیں ادا کرتیں، قرآن پاک کی تلاوت کرتیں، رات میں ہی امیمہ صحیح عبادت کر پا رہی تھی، کیونکہ سحری میں وہ مارے باندھے اٹھتی، عین سحری ختم ہونے کے قریب ہوتی تب اور نماز پڑھ کر پھر سو جاتی پھر تقریباً آٹھ بجے اٹھ کر تیار ہوتی اور آفس چلی جاتی، ٹائمنگز چونکہ چینج ہو گئیں تھیں تو آفس سے جلدی چھٹی ہو جاتی اور وہ گھر آ کر ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سے سو جاتی تھی، ایکسی کے دوسری طرف

http://primenovels.blogspot.com/

یعنی جلال انکل کے گھر تو نماز روزے کا کبھی کچھ بھی پتا نہیں ہوتا تھا، سو اس بار بھی نہیں تھا، نہ کوئی روزہ رکھتا نہ سحری و افطاری کا اہتمام کرتا، ہاں البتہ عید بہت اہتمام سے منائی جاتی تھی، عید ملن پارٹیاں بھی ہوتیں، ہاں دو سے تین مرتبہ افطار پارٹی بھی ہوتی تھی، اس دن اٹھارواں روزہ تھا اور جلال صاحب کے ہاں افطار پارٹی تھی، اس سبب خالہ اور امیمہ بھی ادھر ہی پائی جا رہی تھیں، نماز مغرب کے بعد جب چائے کا دور چلا تو امیمہ جو انعم آنٹی کے پاس بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ بلال اسے بلانے آیا۔

''یہاں آؤ امی، تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔''

وہ اس کے ساتھ آئی تو سامنے میثم ریان اور عزین کو دیکھ کر ٹھٹک گئی، ان تینوں کے ساتھ ایک بہت ماڈرن لڑکی بلیک جینز اور گرین کرتی میں ملبوس بڑے اسٹائل سے کھڑی تھی۔

''السلام علیکم!'' اس نے مشترکہ سلام کیا تھا اور جواب بڑی ہی گرمجوشی سے عزین نے دیا تھا۔

''وعلیکم السلام، کیسی ہیں آپ؟''

''رمضان مبارک ہو آپ کو۔'' یہ ریان تھا۔

''آپ کو بھی بہت مبارک ہو۔'' اس کی آواز دھیمی تھی، جانے کیوں کسی انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔

''یہ میری کزن ہے ساشا ابراہیم۔'' ریان نے اس لڑکی کا تعارف کروایا۔

''اور یہ میری کزن ہے امیمہ مسعود۔'' بلال نے تعارف مکمل کیا، دونوں نے رسمی مسکراہٹ سے ہاتھ ملائے۔

''ساشا اپنی تعلیم کے سلسلے میں میرے ساتھ آسٹریلیا ہی میں ہوتی ہے، ہم دونوں بہت اچھے دوست ہیں اور عنقریب یہ دوستی ایک نئے رشتے میں تبدیل ہونے جا رہی ہے یعنی عید کے فوراً بعد میری اور ساشا کی انگیج منٹ ہے۔''

''ہیں؟'' اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر بلال کو دیکھا، یہ کیسی بات کہہ دی اس نے؟ مگر بلال اور مشائم اسے اپنے معاملات میں اتنا انوالو کرتے ہی کب تھے کہ اسے ایسی باتوں کا علم ہو پاتا بے اختیار اس نے میثم کو دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا، رمضان سے دونوں پہلے اس نے کتنے دھڑلے سے بلال کو اپنا منگیتر کہا تھا اور آج پول کہاں آ کر کھلا تھا۔

''ابھی ان دونوں کی باقاعدہ منگنی بھی نہیں ہوئی پھر بھی یہ بلال کو بلال بھائی نہیں کہتیں۔'' کیا جتایا تھا میثم نے اور کیا خوب جتایا تھا، امیمہ کا رنگ فق ہو گیا تھا۔

''For God sake یار، میری فیانسی اور مجھے بھائی کہے، میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔'' بلال تو تڑپ اٹھا تھا، میثم ایک بار پھر امیمہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا اور اسے تو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر اس نے اس مقدس مہینے میں کون سا ایسا غلط کام کیا ہے کہ جس کی یہ سزا مل رہی ہے، اب بس اسی کی کسر تھی کہ وہ کھل کر کہہ دیتا کہ امیمہ نے تو بلال کو اپنا منگیتر بتایا تھا تو آج اس بھری محفل میں اس کی کیا عزت رہ جاتی۔

''یا اللہ مجھ پر رحم فرما میں نے کوئی چھوٹی سی نیکی بھی کی ہے تو اس کے صدقے مجھے اس وقت بے عزت ہونے سے بچا لے۔''

اس نے بہت دل سے دعا مانگی تھی اور قبولیت کی کوئی گھڑی تھی کہ اسی پل وہاں مشائم آ گئی اور اس نے سارا ماحول ہی تبدیل کر دیا تھا۔

''ہیلو گائز۔'' اس نے سب سے ہاتھ ملایا اور ساشا سے یوں باتیں کرنے لگی جیسے پتا نہیں کب کی جان پہچان ہو بلکہ صرف ساشا ہی کیا، میثم، ریان اور عزین سب سے۔

''کھڑے کیوں ہو، آؤ وہاں بیٹھتے ہیں۔'' وہ سب گروپ کی شکل میں ایک ٹیبل کے گرد بیٹھ گئے۔

''میری مام بھی جمعے کو افطار ڈنر دے رہی ہیں، میں اسپیشلی انوائیٹ کر رہا ہوں کہ آپ سب لوگ ضرور آئیے گا اور امیمہ آپ بھی۔'' ریان کے کہنے پر اس نے یونہی سر ہلایا تھا۔

''اور سنڈے کو میری ماما کا ارادہ بنا ہوا ہے، میثم لوگ تو کر کرا کے فارغ بھی ہو گئے، اچھا تھا ویسے افطار میثم۔'' عزین نے کہا۔

''ہوں، مجھے ساشلک اور پرانز بہت پسند آئے تھے۔'' بلال نے تعریف کی تو امیمہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

''مجھے گرلڈ فش اچھی لگتی تھی، ممی کو کہا تو ہے میں نے کہ ویسی بنوائیں۔'' یہ مشائم تھی، امیمہ تو حیرت سے گنگ ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی، میثم کے گھر پارٹی ہوئی اور وہ دونوں وہاں ہو بھی آئے اور اسے کچھ علم نہیں، اس کے تاثرات بھانپ کر عزین نے میثم سے پوچھا۔

''کیا تم نے مس امیمہ کو انوائیٹ نہیں کیا تھا؟'' اس نے گردن نفی میں ہلائی۔

''میں نے تو کسی کو بھی انوائیٹ نہیں کیا تھا، مام اور ڈیڈ نے ہی سب کو بلایا تھا۔''

''میں اور بلال مام کے ساتھ گئے تھے اور ایک بار میں ان کے گھر ہوئی شوٹنگ میں گئی تھی۔'' اب امیمہ کی سمجھ میں آیا کہ وہ کیسے میثم کے متعلق اتنا کچھ جانتی ہے، مشائم اور ریان، بلال اور ساشا آپس میں محو گفتگو تھے، عزین، میثم اور امیمہ ہی خاموش تھے۔

''آپ ہمارے ہاں سنڈے کو ضرور آئیے گا بلکہ میں خود آپ کو لینے آ جاؤں گا۔'' عزین کی پرخلوص آفر پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

''خالہ سے پوچھ کر بتاؤں گی۔''

''شیور، آپ کے اور بہن بھائی نہیں ہیں؟''

''نہیں میں ہی ہوں بس۔''

''اوہ تو کمی محسوس ہوتی ہے؟''

''ہوتی تو ہے، پر کیا کیا جا سکتا ہے اور اب تو عادت ہی ہو گئی ہے۔''

''مشائم تو نہیں لگتا کہ آپ کی بہن کے تصور پر پوری اترتی ہوں، وہ بہت مختلف ہیں آپ سے، اس لئے یہ خانہ تو خالی رہنے دیں البتہ بھائی کی کمی پوری ہو سکتی ہے۔'' امیمہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا، عزین نے سینے پر ہاتھ رکھا۔

''میں یعنی عزین عظیم بذات خود آپ کا بھائی بننے کے لئے تیار ہوں، آج سے بلکہ ابھی سے آپ مجھے اپنا بھائی سمجھیں۔'' امیمہ حیران سی اسے دیکھتی رہ گئی، جیسے یقین نہ آ رہا ہو، وہ مسکرایا۔

''کیا آپ کو اپنا بھائی پسند نہیں آیا یا مجھے بھائی بنانا......''

''نہیں نہیں۔'' وہ جلدی سے بول اٹھی۔

''ایسی بات نہیں، میں بہت خوش ہوں بھائی پا کر، بس اچانک آپ کے اعلان نے حیران کر دیا۔'' وہ شرارت سے ہنسی تو وہ بھی ہنس پڑا، میثم دھیمے سے مسکرا رہا تھا۔

''پھر ڈن ہے آپ اتوار کو تیار رہئے گا، میں آپ کو لینے آ جاؤں گا۔'' امیمہ نے سر ہلایا تھا۔

وہ واقعی اتوار کے دن اس لینے آ پہنچا تھا وہ خالہ کے ساتھ ان کے گھر آئی تھی، انتہائی خوبصورت گھر، جیسا کہ اتنے باحیثیت لوگوں کو ہونا چاہیے۔

http://primenovels.blogspot.com/

''ماما یہ میری بہن ہے امیمہ مسعود اور یہ اس کی خالہ ہیں جو کہ اب میری بھی خالہ ہیں۔'' عزین اپنی والدہ کو تعارف کے لئے لے آیا تھا، بہت پیاری اور شاندار شخصیت تھی ان کی، بہت خوش دلی سے ملیں۔

''بھابھی سے بھی ملواتے نا انہیں۔''

''انہی سے تو ملوانا ہے۔'' وہ بڑبڑایا، امیمہ نے چونک کر دیکھا، مگر سمجھی نہیں کہ وہ کس کے متعلق بات کر رہا ہے، وہاں سب تھے ساشا ابراہیم بھی اور بلال بھی، ریان، میشم اور مشائم سب، اتنے میں عزین دو اور خواتین کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔

''امیمہ یہ میری پھپھو ہیں شانزہ پھپھو، ریان کی مدر۔'' اس نے انگوری لباس میں ملبوس بہت خوبصورت خاتون سے تعارف کروایا وہ اور خالہ اٹھ کر ان سے ملیں اور پھر دوسری خاتون کی طرف مڑا۔

''یہ میری تائی ہیں، اریشہ آنٹی، میشم کی مدر، اریشہ زعیم۔'' امیمہ نے چونک کر انہیں دیکھا، بلاشبہ وہ بہت حسین تھیں ایکدم مبہوت کر دینے والی حسن کی مالک، ہلکے سبز اور آسمانی امتزاج کے لباس میں مسحور کن مسکراہٹ لئے وہ ساری محفل پر چھا گئی تھیں، انہیں دیکھ کر پتا چلتا تھا کہ میشم اتنا خوبصورت کیوں تھا، امیمہ نے سلام کیا تو انہوں نے بہت محبت سے اسے کندھوں سے تھام کر دونوں گالوں پر پیار دیا۔

''بہت پیاری ہے امیمہ، میرے اندازے سے بھی بڑھ کر۔''

''آپ خود بہت پیاری ہیں آنٹی۔'' اس نے جواباً تعریف کی، وہ ہنس پڑیں۔

''گڈ۔'' ادھار نہیں رہنے دیا اور کیا مصروفیات ہیں جاب کے علاوہ؟''

''کچھ خاص نہیں، خالہ کچھ کرنے ہی کہاں دیتیں۔''

''خالہ؟'' ان کی سوالیہ نگاہوں کا مطلب سمجھ کر اس نے خالہ سے ان کا تعارف کروایا اور مختصراً اپنے والدین کا بتایا اور جلال انکل کے متعلق بھی بتایا کہ کیسے وہ انہیں سپورٹ کر رہے ہیں اور کتنے اچھے ہیں۔

''Obvisouly اچھے ہیں ورنہ کون کس کو اپنے گھر رکھتا ہے، بہت نفسانفسی ہے آج کل تو، ان کے اپنے بچے وغیرہ؟''

''جی، دو بچے ہیں بلال بھائی اور مشائم، مشائم تو ماڈلنگ کرتی ہے نا ٹی وی اور میگزینز میں، آپ نے بھی دیکھی ہوگی۔''

''اوہ۔'' ان کا منہ حیرت سے کھلا اور بند ہو گیا۔

''وہ مشائم، وہ انجم جلال کی بیٹی، اوہ ہاں وہ آپ کی کزن ہے، یقین نہیں آرہا۔''

''ہاں وہ کچھ ماڈرن سی ہے، پروفیشن ہی ایسا ہے۔''

''اس سے ہوئی تو ہے میری ملاقات، اچھی بچی ہے ویسے۔''

''بہت زیادہ اچھی ہے، شکل وصورت کی تو بے حد خوبصورت مگر عادت مزاج کی بھی بہترین ہے، آپ کبھی آئیں نا ہمارے گھر تو پھر اسے دیکھیں۔'' وہ جوش میں آگئی، میشم کب وہاں آیا، اسے پتا نہیں چلا، وہ تو ماں کے بالکل ساتھ کھڑا ہوا تو اس کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

''آپ کے گھر تو میں ضرور آؤں گی، جلد ہی۔'' وہ ذومعنی لہجے میں بولیں، امیمہ میشم کی نگاہیں خود پر جمے پا کر کنفیوز ہو گئی تھی۔

''چپ کیوں ہو گئی، کچھ اپنے بارے میں بھی بتاؤ نا؟''

''یہ دوسروں کی تعریف بہت دل لگا کر کرتی ہیں، اپنے متعلق خاموش رہنا پسند کرتی ہیں۔'' میشم نے تو طنز کیا تھا مگر اریشہ نے بے اختیار سراہا تھا۔

''کتنی اچھی عادت ہے ورنہ تو لڑکیوں سے اپنی تعریفیں خود سے کروا لو۔''

''یہ دراصل چاہتی ہیں کہ ان کی تعریف بھی کوئی اور کرے۔''

''ہاں تو کیوں نہیں، میں تو ضرور کروں گی، یہ ہے ہی اتنی پیاری کہ جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔'' امیمہ کا چہرہ سرخ ہو گیا، وہ میشم کی طرف دیکھ کر ہنسی تھیں، وہ مسکرا رہا تھا۔

''میرا خیال ہے تعارف کچھ لمبا ہی ہو گیا ہے، اب ذرا دوسری طرف بھی توجہ دیجئے۔'' عزین اچانک ٹپکا تھا اور انہیں ساتھ لے گیا تھا، وہ خالہ کے ساتھ وہیں بیٹھ گئی، کھانا کھاتے ہی عزین پھر آپہنچا۔

''امیمہ آپ کو سب وہاں بلا رہے ہیں اور خالہ آپ میرے ساتھ آئیں، ماما اور آنٹی کے پاس بیٹھیں۔'' وہ دونوں اس کے ساتھ آگئیں، ریان اور عزین کی والدہ، میشم کی مام کے ساتھ ایک دو اور خواتین کے ساتھ ایک ٹیبل کے گرد بیٹھیں تھیں، انہوں نے خوش دلی سے حلیمہ خالہ کو ویلکم کیا تھا، بالخصوص اریشہ زعیم نے، وہ خالہ سے باتوں میں لگ گئیں اور عزین امیمہ کو لے کر بالکل ہی دوسری سائیڈ آگیا، جہاں سوئمنگ پول بنا ہوا تھا، سوئمنگ پول کے اطراف میں جو پول تھے ان میں قدِ آدم آئینے لگے ہوئے تھے، ان میں جھلملاتی روشنیوں کے عکس پانی میں گر رہے تھے اور ایسا خوبصورت منظر بنا رہے تھے کہ بندہ پہلی نظر میں تو مبہوت ہی رہ جائے۔

''یہیں کیوں رک گئیں، پاس چل کر دیکھیں نا۔'' یہ آواز، وہ جھٹکے سے پلٹی، وہاں عزین کی جگہ میشم کھڑا تھا، اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرایا۔

''آئیں چلیں۔'' اس کا ہاتھ پکڑ کر آئینے کے پاس لے گیا۔

''دیکھیں کون زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔'' امیمہ نے دیکھا اسکائی بلو شرٹ کے ساتھ ڈارک بلو سوٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

''آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں سر۔''

''میں یہی Espect کر رہا تھا۔'' اس نے لمبی سانس لی۔

''بے شک تعریف دوسروں کے منہ سے ہی اچھی لگتی ہے، اب مجھے شاعرانہ انداز میں تو تعریف کرنی نہیں آتی پر اتنا بتا دوں کہ آپ اتنی خوبصورت ہیں کہ آپ کے سامنے سب کے چراغ بجھ جاتے ہیں، میں نے کبھی کسی لڑکی کے متعلق اتنا نہیں سوچا آپ جب اس طرح میرے حواسوں پر سوار ہوئیں تو میں نے مام سے ڈائریکٹ بات کر لی اور آج وہ آپ سے مل بھی لیں۔''

''آپ خود سے ہی سب کچھ کئے جا رہے ہیں، میری مرضی معلوم کرنے کی کوشش کی آپ نے؟'' اس نے ناراضی دکھائی حالانکہ اندر دل کی بری حالت تھی، دھڑک دھڑک کر سینے کی دیواریں توڑنے کے درپے تھا، پر وہ کمزوری نہیں دکھا سکتی تھی۔

''آپ کی مرضی مجھے اچھی طرح پتا ہے۔'' اس کے اطمینان سے کہنے پر وہ جل بھن گئی۔

''میں مشائم کے لئے۔''

''میں نہ بے وقوف ہوں نہ اندھا، اس لئے مجھے کچھ بھی بتانے یا دکھانے کی ضرورت نہیں، مجھے آپ سے مطلب ہے اور آپ راضی ہے

http://primenovels.blogspot.com/

اچھی طرح جانتا ہوں، مام کچھ دنوں میں آپ کی خالہ سے بات کرنے آئیں گی، عید کے فوراً بعد آپ کو میرے گھر میں میرے بیڈروم میں موجود ہونا ہے، کیسے ظاہر ہے شادی کے تھرو، تو اس سارے پراسیس کے لئے مام کو آپ کے گھر جانا ہی پڑے گا۔"

"جی نہیں مشائم ایسا نہیں ہونے دے گی۔"

"میرے فیصلوں میں کسی کو مداخلت کی ہمت ہوئی تو نہیں، نہ میں کسی کو مداخلت کی اجازت دیتا ہوں بہرحال مجھے اس سلسلے میں آپ کی رضامندی چاہیے تھی، کسی دوسرے، تیسرے سے مجھے کوئی سروکار نہیں، آپ بھی کوئی ٹینشن مت کریں۔"

"مگر......" اس نے کہنا چاہا مگر میثم نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر منع کر دیا۔

"اچھا اچھا سوچیں، باقی سب مجھ پر چھوڑ دیں۔"

☆☆☆

اریشہ زعیم جب اپنی نند (ریان کی والدہ اور بھابھی (عزین کی والدہ) کے ساتھ ان کے ہاں آئیں تو امیمہ کی بوکھلاہٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی، انہوں نے خالہ اور انعم آنٹی کے آگے اپنے مدعا بیان کیا تھا، خالہ اور آنٹی نے سوچنے کے لئے وقت مانگا تھا، وہ گھبرائی ہوئی مشائم کے پاس آئی۔

"یقین کرو، میرا کوئی قصور نہیں، میں نے کچھ نہیں کیا۔"

"کیا نہیں کیا؟" مشائم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"یہی اس پروپوزل کے لئے، میں نے سر میثم کو بہت فورس کیا، تمہارے لئے مگر وہ۔"

مشائم نے یوں ہاتھ ہلایا جیسے مکھی اڑائی ہو۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی فورس کرنے کی، میں تو اس کے متعلق سوچتی تک نہیں، مجھے ریان نے پروپوز کیا ہے اور میں اسے ہاں کہنے والی ہوں، میرے اور ریان کے خیالات بہت ملتے جلتے ہیں، اسے نہ تو میرے پروفیشن پر اعتراض ہے نہ میرے پہننے اوڑھنے پر، تو ہم دونوں ایک دوسرے کا پرفیکٹ میچ ہیں۔" امیمہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا، ایسی قلابازی، کہاں تو میثم کے لئے اسے دباؤ ڈالنا کہ اسے راضی کرے اور کہاں ریان کا یوں دم بھرنا، محبت نہ ہوئی، کوئی سودا ہو گیا کہ یہاں سے اچھا نہ ملا تو وہاں سے لے لیا۔

"ریان بھائی نے تمہیں پروپوز کیا ہے؟"

"آف کورس، مام ڈیڈ بھی خوش ہیں اور عید کے بعد بلال کا اور میرا انگیج منٹ فنکشن اکٹھا ہو گا۔" وہ واقعی مطمئن نظر آ رہی تھی، امیمہ کے سر پر سے سارے بوجھ اتر گئے، وہ ہلکی پھلکی ہو کر وہاں سے چلی آئی، اسے ہمیشہ کی طرح دیر سے پتا چلا تھا مگر کوئی بات نہیں اہم یہ تھا کہ اسے اپنے دل کی خوشی کی مکمل صورت مل گئی تھی، میثم اس کے دل کی خواہش تو تھا مگر یہ احساس کہ وہ مشائم کی بھی پسند تھا، اس کی خواہش کو بہت پیچھے دھکیل دیتا تھا مگر اب جب وہ خود ہی اپنی الگ راہ منتخب کر بیٹھی تھی تو اسے بھی اپنی خوشی منانے کا پورا حق تھا، اس نے اللہ تعالیٰ کے آگے سربسجود ہو کر شکرانے کے کتنے نوافل پڑھ ڈالے تھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہمیشہ سے بہت مہربان تھا، ماں باپ کے نہ ہونے کی کوئی کمی اسے محسوس نہیں ہوئی تھی پہلے خالہ نے اپنی شفقت کے سائے میں لے لیا پھر جلال انکل کے گھر آ جانے کے بعد تو معاشی مسائل کا بھی پتا نہیں چلا ورنہ دنیا میں بے سہارا بچوں کے ساتھ کیسے کیسے سلوک ہوتے ہیں اور میثم کو دیکھ کر جو دل میں خلش ہوئی کہ کاش یہ میرا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ نے ہر رکاوٹ دور کر کے اسے امیمہ کا بنا ڈالا، یہ خوشی یہ پالینا، ساری خوشیوں پر حاوی تھا، وہ اپنے رب کے حضور جھک گئی۔

"اے اللہ میری تیری عاجز و گناہگار بندی کیسے تیرا شکر ادا کر پاؤں گی، مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق دے، میرے مالک مجھے آزمائشوں سے بچا، مجھ پر رحم فرما اور ہمیشہ سیدھے راستے پر چلا آمین۔"

☆☆☆

عید کی صبح کتنی حسین تھی، صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھ کر وہ اور خالہ دوبارہ سو گئیں، رمضان میں عادت جو پڑ گئی تھی، پھر تقریباً آٹھ بجے اٹھ کر نہا دھو کر تیار ہوئیں، امیمہ تیار ہو کر خالہ سے ملنے آئی، انہوں نے گلے لگا کر پیار کیا اور عیدی دی، اتنے میں گاڑی کی آواز پر دونوں چونکیں، اتنی صبح کون آ گیا، سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا، جلال انکل کی طرف تو سب سوئے ہوئے تھے۔

"میثم۔" خالہ حیرت و خوشی سے چلائیں، مسکراتا ہوا میثم آگے بڑھا چلا آ رہا تھا، ایکدم بدلے ہوئے روپ میں، سفید شلوار قمیض پہنے ہاتھوں میں کیک، مٹھائی اور بوکے لئے۔

"السلام علیکم اور عید مبارک۔"

"وعلیکم السلام اور آپ کو بھی بہت عید مبارک ہو، آپ اتنی جلدی اٹھ جاتے ہیں، میں تو اس خوشگوار سرپرائز پر بہت خوش ہوئی ہوں۔" خالہ نے میثم کے ہاتھوں سے شاپرز لئے اور کچن کی طرف چلی گئیں، وہ مسکراتا ہوا امیمہ کے پاس آیا۔

"عید مبارک۔" بوکے اس کی طرف بڑھایا۔

"آپ کو بھی عید مبارک، بیٹھیں۔" وہ مسکرائی اور بوکے اس کے ہاتھ سے لے لیا، وہ مسکراتے ہوئے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہیں تیار ہو کر۔" وہ جھینپ سی گئی۔

"عیدی نہیں لیں گی؟"

"وہ تو بڑوں سے لیتے ہیں۔" امیمہ نے وضاحت کی۔

"تو میں آپ سے چھوٹا ہوں۔" وہ حیران ہوا، جی بھر کر، اس بار امیمہ حیرت سے سرخ پڑ گئی۔

"نہیں میرا مطلب ہے بزرگوں سے، جیسے خالہ ہیں تو ان سے۔"

"اب میں آپ کی خالہ تو نہیں بن سکتا، لیکن آپ سے بڑا تو ہوں، اس لئے عیدی دینا تو بنتا ہی ہے یہ لیں۔" اس نے سائیڈ پاکٹ سے ایک لفافہ نکال کر اس کی طرف بڑھایا، اس نے ذرا جھجکتے ہوئے تھام لیا، میثم نے پھر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ڈبیہ نکال کر اسے کھولا اور اندر سے بہت خوبصورت ڈیزائن کی انگوٹھی تھی، اسے نکال کر ڈبیہ میز پر رکھی اور انگوٹھی تھام کر دوسرا ہاتھ امیمہ کی طرف بڑھایا۔

"لائیں اپنا ہاتھ، میں آپ کو اپنا عیدی کا گفٹ دوں۔"

"خالہ کی اجازت کے بغیر۔" وہ جھجک کر رکی، میثم نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور انگوٹھی اس کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنا دی۔

"خالہ نے نہ صرف اجازت دی تھی بلکہ انگوٹھی کا سائز بھی دیا تھا تو ہی میں آپ کی فٹنگ کی رنگ لا پایا ہوں اور ابھی بھی وہ اسی لئے اتنی دیر سے کچن میں مصروف ہیں کہ میں آپ کو گفٹ

http://primenovels.blogspot.com/
PRIME URDU NOVELS

دے سکوں۔'' امیمہ کا چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا، اندر کہیں شرمندگی بھی تھی کہ وہ تو میثم کے لئے ایک پرفیوم بھی نہیں لائی تھی۔

''آپ پریشان نہ ہوں آئندہ ہم عید کی شاپنگ ایک ساتھ کریں گے تو آپ مجھے جو دینا چاہیں میری پسند پوچھ کر دلا دیجئے گا، میرے ہی پیسوں سے۔'' آخری جملہ آہستہ سے کہا تھا، وہ بے اختیار ہنسی تھی، اتنے میں خالہ کے پیروں کی آواز پر وہ ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹا تھا، خالہ پوری ٹرالی اشیائے خورد و نوش سے بھر لائی تھیں۔

''ہمیشہ میں اور امی ہی صبح صبح عید منانے کے لئے جاگے ہوئے ہوتے تھے، آج تو چار چاند لگ گئے ہیں ہماری صبح عید کو۔''

''چار نہیں خالہ چھ چاند، ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔'' ریان اور عزین کی آواز پر خالہ اور امیمہ اچھل ہی پڑیں۔

''السلام علیکم اور عید مبارک۔'' وہ اندر آ گئے۔

''ماشاء اللہ آپ بھی اتنے صبح اٹھ گئے۔'' خالہ خوش بھی تھیں اور حیران بھی۔

''بہت اچھا کیا آپ لوگوں نے بہت مزہ آ رہا ہے، آج کی عید تو بہت خوشگوار ہو گئی ہے، آؤ بچو چائے اور شیر خورمہ وغیرہ انجوائے کرو۔''

سب ہنستے مسکراتے کھانے پینے کی چیزوں سے انصاف کرنے لگے، جب عزین نے ریان کو چھیڑا۔

''تجھے تو اس طرف نہیں ہونا تھا؟'' اس نے جلال انکل کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

''وہاں صبح تو ہو، جانا تو وہیں ہے۔'' اس کے شرارت سے کہنے پر سب ہنس پڑے تھے۔

''ناراض نہ ہو کر چلے وہاں کیوں پہنچ گئے۔'' خالہ کسی کام سے اٹھ کر اندر گئیں تو عزین نے پوچھا تھا۔

''ایسا دام میں الجھایا ہے کہ ناراض ہونے کا تو سوچ بھی نہیں سکتیں محترمہ۔'' وہ شرارت سے مسکرا رہا تھا۔

''ویسے یہ میرا ان دونوں پر احسان ہے، اگر میں مشائم کو اپنے دام محبت میں نہ الجھاتا تو ابھی تک الجھے ہی ہوئے ہوتے۔''

''اچھا ہم پر احسان، یعنی تمہیں خود تو کچھ فیل ہی نہیں ہوتا اس کے لئے۔'' میثم نے گھورا۔

''فیلنگز کا نہ پوچھو، خالہ اوپر سے آ سکتی ہیں۔'' اس کے معنی خیز بیان پر عزین کی جانب سے زوردار دھپ آئی تھی۔

''بس امیمہ کو بھی ہماری آنکھیں پسند آئی تھیں نا تو بس، کسی اور کو بھی پسند آ گئیں۔''

''تو مجھے بھی امید رکھنی چاہیے کہ میں بھی کسی کو آنکھوں سمیت پسند آ سکتا ہوں۔'' عزین کے لہجے میں بڑی حسرت تھی۔

''اگر تیری ممی نے اجازت دی تو۔'' ریان کے اشتعال انگیز بیان پر وہ جلبلا گیا۔

''تو نے ممی سے پوچھ کر مشائم کو پسند کیا تھا؟''

''میری ممی نے بھی منع نہیں کیا۔'' وہ اطمینان سے کباب کھا رہا تھا۔

''خیر میں ڈائریکٹ شادی پسند کروں گا۔''

''دیٹس لائیک آ گڈ بوائے، آیا نا لائن پر، تیرے حق میں یہی بہتر ہے بچے کہ مام جس لائن پر چلائیں، اس پر سیدھا سیدھا چلتا جا۔''

یہ عید اپنے جلو میں کتنی خوشیاں سمیٹ لائی تھی کہ پچھلی ہر محرومی کا خاتمہ ہو گیا تھا، خالہ نے دل کی گہرائیوں سے دعا کی کہ امیمہ کو اللہ تعالیٰ ایسی ہزاروں خوشیاں دکھائے کہ وہ اپنی معصومیت کی وجہ سے ان سب کی ہی مستحق تھی۔

s.blogspot.com